12 Great Imams

بارہ امام
رضوان اللہ علیہم اجمعین

City of Knowledge
Islamic Research Institute
@cityofknowledgeiri cokiri.net +92-336-2342386

فہرست

1	امیر المؤمنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ	01
2	حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ	02
3	حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ	03
4	حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ	04
5	حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ	05
6	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ	06
7	حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ	07
8	حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ	08
9	حضرت امام محمد جوّاد رضی اللہ عنہ	09
10	حضرت امام علی نقی رضی اللہ عنہ	10
11	حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ	11
12	حضرت امام محمد مہدی رضی اللہ عنہ	12

امیر المؤمنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ

پیدائش، پرورش، لقب و کنیت

حضرت سیدنا علیؓ کی ولادت باسعادت اعلان نبوت سے دس(۱۰) سال قبل ۱۳ رجب المرجب بروز جمعہ مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ آپ کا اسم مبارک علی ہے۔ آپکا لقب کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہ ہے۔ آپکی کنیت ابوالحسن، ابو تراب، مرتضیٰ، اسد اللہ، حیدر کرار اور شیر خدا ہیں۔ حضرت مولی علیؓ نے حضور نبیؐ کریم ﷺ کے کنارِ اقدس میں پرورش پائی۔ آنکھ کھلتے ہی محمدؐ رسولُ اللہ ﷺ کا جمالِ جہاں آراء دیکھا۔ آپؓ رسول اکرم ﷺ کے چچا حضرت ابو طالب کے صاحبزادے ہیں۔

حلیہ مبارک

شیر خدا، مولائے کائنات، امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰؓ جہاں عمدہ اوصاف، بہترین اخلاق اور بے شمار خوبیوں کے مالک تھے وہیں ربِّ کریم کے کرم سے حسن و جمال سے بھی مالا مال تھے علامہ ابنِ عبدالبر مالکیؒ آپ کا حلیہ مبارکہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضرت مولا علیؓ کا قد درمیانہ تھا، آنکھوں کی سیاہی خوب سیاہ اور سفیدی بے انتہا سفید تھی، چہرہ حسین تھا گویا کہ حُسن میں چودھویں رات کا چاند ہے۔ جب چلتے تو آگے کی طرف جھکاؤ ہوتا، جب اپنا سانس روک کر کسی مرد کی کلائی کو گرفت میں لیتے تو اس مرد کی مجال نہ ہوتی کہ سانس لے سکے، جسم بھاری تھا مگر مضبوط کلائی اور مضبوط ہاتھ کے مالک تھے میدانِ جنگ میں لڑائی کے لئے آگے بڑھتے تو خلاف عادت تیز چلتے، مضبوط دل والے تھے، بہادر اور طاقتور تھے، جس سے ٹکراتے اس پر باآسانی غلبہ پالیا کرتے تھے۔(الاستیعاب،۲۱۸/۳)

نسب مبارک

علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب۔ حضرت علی رسول اللہ ﷺ کے حقیقی محب اور جناب ابو طالبؓ کے فرزند تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام فاطمہ بنت اسعد بن ہاشم تھا۔ ان کا وصال مدینہ منورہ میں ہوا۔ آپؓ اہلسنت کے امام اور رسول اللہ ﷺ کی اولاد امجاد میں سے مرتبہ امامت پر فائض ہیں اور آپؓ معروف بارہ اماموں میں پہلے امام ہیں۔

نکاح

آپؓ کا بابرکت نکاح حضرت سیدائے کائنات فاطمہ زہراءؓ ساتھ ۲ ہجری میں ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بڑی سادگی کے ساتھ رخصت فرمایا اور امت کو یہ تعلیم دی کہ دنیاوی مال و دولت شان و شوکت کے بجائے رضائے الٰہی کے ساتھ نکاح کرنا زیادہ احسن عمل ہے۔ حضرت بی بی فاطمہؓ کے جہیز میں ایک چادر، کھجور کی چھال سے بھرا ہوا ایک تکیہ، ایک پیالہ، دو مٹکے اور آٹا پیسنے کی دو چکّیاں تھیں۔ آپؓ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ نے یک بعد دیگرے نو نکاح فرمائے۔

اولاد امجاد حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

۱۔امام حسن ۲۔امام ۳۔محسن ۴۔زینب کبری

اولاد امجاد

۱۔ام کلثوم کبری ۲۔حضرت عباس ۳۔جعفر ۴۔عبداللہ ۵۔عبیداللہ ۶۔ابو بکر ۷۔یحیی ۸۔محمد الاصغر ۹۔عون ۱۰۔عمر

۱۱۔رقیہ ۱۲۔ام الحسن ۱۳۔رملہ ۱۴۔محمد الاوسط ۱۵۔محمد الاکبر (البداية والنهاية)

فضائل و مناقب

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے"۔(حاکم، المستدرک،۲:۱۲۹، رقم:۲۵۸۹)

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اسکا دروازہ ہے۔(سنن ترمذی ۳۷۲۳)

ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کے درمیان عقد اخوت قائم فرمایا جب تمام لوگوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنا چکے تو چار شخص باقی رہ گئے۔ ۱۔ حضور نبی اکرم ﷺ ۲۔ابو بکرؓ، ۳۔ عمرؓ، ۴۔ علی بن ابی طالبؓ، پھر آپ نے حضرت عمرؓ اور حضرت ابو بکرؓ کے درمیان عقد اخوت قائم فرمایا اس کے بعد اپنے اور حضرت علیؓ کے درمیان عقد اخوت قائم فرمایا اور حضرت علیؓ سے فرمایا: آج سے تم میرے بھائی اور میں تمہارا بھائی ہوں۔ (سنن الترمذی، جلد،۵، ص ۶۳۶ باب ۲۱، از کتاب المناقب)

علمی مقام

حضرت علیؓ اسلام کے چوتھے خلیفہ ہیں، آپؓ کی شخصیت جامع العلوم ہے۔ علم کے اعتبار سے بھی علمائے صحابہ میں بہت اونچا مقام رکھتے بلند حوصلہ اور نہایت قوی تھے۔ عادلانہ فیصلے کرتے تھے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے جب بھی آپ سے کسی مسئلہ کو دریافت کیا تو ہمیشہ درست ہی جواب پایا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے سامنے جب حضرت علیؓ کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ علی سے زیادہ مسائل شریعہ کا جاننے والا کوئی نہیں ہے۔ حضرت علیؓ کا علمی مقام و مرتبہ، ان کی قرآن فہمی، حقیقت شناسی اور فقہی صلاحیت تمام اولین و آخرین میں ممتاز و منفرد تھی۔ اللہ رب العزت نے انھیں عقل و خرد کی بے شمار صلاحیتوں سے نوازا تھا کہ جو مسائل دوسرے حضرات کے نزدیک محال و پیچیدہ سمجھے جاتے تھے، انہیں مسائل کو وہ آسانی سے حل کر دیتے تھے، حضرت عمرؓ کی خدمت میں کوئی مشکل مقدمہ پیش ہوتا اور حضرت علیؓ موجود نہ ہوتے تو وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے کہ مقدمہ کا فیصلہ کہیں غلط نہ ہو جائے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا: لَولَا عَلِیٌّ لَھلک عُمَرُ، یعنی اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا، علی کی موجودگی نے عمر کو ہلاکت سے بچالیا۔(تاریخ الخلفاء، خطبات محرم: ۲۰۴)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت

حضرت علی شیر خداؓ کی زندگی شجاعت و بہادری سے سے بھرپور ہے۔ جنگ بدر ہو یا احد کا میدان، جنگ خندق ہو یا حنین و خیبر کا میدانِ کارزار ہو، ہر جنگ میں حضرت علیؓ کی تلوار دشمنان اسلام کے لئے خوف کی علامت تھی۔

شہادت

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علیؓ پر خارجی ابن ملجم نے ۲۶ جنوری ۶۶۱ء بمطابق ۱۹ رمضان المبارک، ۴۰ھ کو کوفہ کی مسجد میں زہر آلود خنجر کے ذریعہ نماز کے دوران قاتلانہ حملہ کیا۔ حضرت علیؓ سخت زخمی ہوگئے اور ۲۱ رمضان ۴۱ھ کو جام شہادت نوش فرمایا۔

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ

پیدائش،پرورش، لقب و کنیت

حضرت سیدنا امام حسن ؓ کی ولادت ۱۵ ار مضان المبارک ۳ ہجری مدینہ منورہ میں ہوئی۔آپ ؓ کا اسم گرامی حسن، جبکہ کنیت ابو محمد اور آپکو ریحانۃ النبی ﷺ (حضور ﷺ کے پھول) اور شبیہ النبی ﷺ جیسے قابل اعزاز القابات سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔آپ نواسہ رسول ﷺ اور فرزند مولائے کائنات وخاتون جنت ہونے کے ساتھ ساتھ علم و معرفت اور زہد و تقوی کے پیکر تھے، تواضع وانکساری، خشیت الہی، رحم دلی، سخاوت وفیاضی اور ناتواؤں کی نصرت واعانت وغیرہ اخصال حمیدہ سے بدرجہ اُتم آراستہ تھے۔ (البدایہ والنھایہ، تاریخ الخلفاء للسیوطی)۔ سیدہ فاطمہ ؓ فرماتی ہیں کہ وہ امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین ؓ کو رسول کریم ﷺ کی ایامِ بیماری کے دوران آپکی خدمت میں لائیں اور عرض کی، یارسول اللہ !انہیں اپنی وراثت میں سے کچھ عطا فرمائیں۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا، حسن میری ہیبت اور سرداری کا وارث ہے اور حسین میری جرات او سخاوت کا وارث ہے۔(طبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

حلیہ مبارک

آپ کا رنگ گورا مائل بہ سرخ تھا، آنکھیں بڑی اور سیاہی مائل تھی، رخسار نرم تھا، ریشائے مبارک کثیف تھیں اور لوگوں میں سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھے۔(مسند امام احمد، جلد۶، ص:۲۸۳)

نسب مبارک

حضرت امام حسن مجتبیٰ بن علی المرتضیٰ بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبدِ مناف رضوان اللہ تعالی عنھم اجمعین۔امام حسن ؓ اہلسنت کے امام اور رسول اللہ ﷺ کی اولاد امجاد میں سے مرتبہ امامت پر فائض ہیں اور آپ ؓ معروف بارہ اماموں میں طریقت ولایت کے دوسرے امام ہیں۔

فضائل و مناقب

قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (آپ فرمائیے میں نہیں مانگتا تم سے اس پر کوئی معاوضہ بجز محبت (کے) قرابت کی)۔(سورۃ شوری ۲۳)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ میرا فرزند سیّد ہے، جس کے ذریعے اللہ تعالی مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے مابین صلح کرادے گا۔(بخاری)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حسن ؓ اور حسین ؓ جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔(ابن ماجہ)

رسول اللہ ﷺ نے حسن ؓ اور حسین ؓ کا ہاتھ پکڑ کے ارشاد فرمایا: یہ میرے بیٹے ہیں۔(حاکم، المستدرک)

رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی 'اے اللہ، میں ان دونوں کو محبوب رکھتا ہوں، تُو بھی انہیں محبوب رکھ اور جو ان سے محبت کرتا ہے، انہیں بھی محبوب رکھ۔"(ترمذی شریف)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو مجھے دوست رکھنا چاہتا ہے پہلے وہ حسن کو دوست رکھے۔(سعادت الکونین 50)

اولاد امجاد (بیٹے)

۱۔ حسن مثنیٰ ۲۔ زید ۳۔ عمر ۴۔ ابو بکر ۵۔ عبد الرحمن ۶۔ حسین ۷۔ طلحہ

۸۔ اسماعیل ۹۔ عبد اللہ ۱۰۔ حمزہ ۱۱۔ یعقوب ۱۲۔ قاسم

بیٹیاں

۱۔ فاطمہ ۲۔ ام سلمہ ۳۔ ام عبد اللہ ۴۔ ام الحسین رملہ ۵۔ ام الحسن ۶۔ رقیہ

خلافت

امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجھہ الکریم کی شہادت کے بعد آپ مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے تو اہل کوفہ نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی۔آپ نے وہاں چھ ماہ اور کچھ ایام قیام فرمایا پھر چند شرائط کے ساتھ امور خلافت حضرت سیدنا امیر معاویہ ؓ کو سپرد کر دی۔حضرت امیر معاویہ ؓ نے تمام شرائط قبول کیں اور صلح ہو گئی۔یوں صادق و مصدوق نبی میرے آقا ﷺ کا یہ معجزہ ظاہر ہوا جو آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ میرے اس فرزند کی بدولت مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح فرمائے گا۔(تاریخ الخلفاء، ص:۳۱۷)

مثالی کردار

سیدنا امام حسن ؓ بڑے حلیم، سلیم، رحیم، کریم، متواضع، منکسر مزاج، صابر، متوکل اور باوقار تھے، زہد و مجاہدۂ نفس میں مشغول رہتے تھے۔آپ ؓ کا علم وفضل براہ راست نبوت ورسالت کا فیضان تھا۔مکارم اخلاق میں خلق رسول اللہ ﷺ کا نمونہ تھے۔آپ کے فضائل واخلاق میں استغناء وبے نیازی سر فہرست ہے۔خلافت جیسے جلیل القدر منصب سے دست بردار ہونا استغناء وبے نیازی کی بدولت ہی تھا۔حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ امام حسن ؓ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد مسجد ہی میں بیٹھے رہا کرتے اور اللہ کا ذکر کرتے رہتے یہاں تک کہ سورج بلند ہو جاتا پھر وہاں سے اُٹھتے۔(البدایہ والنہایہ)۔دن کو اکثر روزہ رکھتے اور رات سجود و قیام میں بسر کرتے۔جب آپ ؓ وضو سے فارغ ہوتے فوراً آپ کا رنگ بدل جاتا۔وجہ دریافت کی گئی تو ارشاد فرمایا: جو مالک عرش کی بارگاہ میں حاضری کا عزم کرے تو حق یہی ہے کہ اس کا رنگ بدل جائے۔(وفیات الاعیان، ج:۲، ص:۵۶)۔حضرت امام حسن ؓ نے مدینہ منورہ سے بیس حج پیدل چل کر کیے اور وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے کہ میں اس سے ملاقات کے لیے جاؤں اور سواری پر سوار ہوں۔" اسلام کے اعلیٰ اصولوں کی پاسداری اپنے نانا جان سے سیکھی تھی۔اسی لیے صلح جوئی اور اتحاد امت کا باعث بنے تھے۔قرآن مجید سے گہرا قلبی وروحانی تعلق تھا۔جو شخص آپ سے ایک بار مل لیتا تھا وہ ساری زندگی آپ سے دور نہیں ہوتا تھا۔فقر وغنا، ایثار وقربانی، علم وفضل اور عدل واحسان زندگی کا معمول تھا۔کئی مرتبہ اپنے گھر کا سارا سامان اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا۔یتیموں، مسکینوں، اور بیواؤں کی کفالت نصب العین تھا۔

شہادت

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے ۵ ربیع الاول، ۴۹ ہجری کو مدینہ منورہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔آپ کو زہر دے کر شہید کیا گیا۔آپ جنت البقیع میں حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالی عنہا کے پہلو میں مدفون ہوئے۔

(صفۃ الصفوۃ، جلد ۱، ص:۳۸۶، المنتظم، جلد ۵، ص:۲۲۶)

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

پیدائش، پرورش، لقب و کنیت

نواسہ رسول، شہیدِ کربلا حضرت امام حسین ؓ کی شخصیت کسی تعارف و تعریف کی محتاج نہیں ہے۔ آپ ؓ کی ولادت ۴ شعبانُ المعظم ۴ ہجری مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ ؓ کا اسم گرامی حسین جبکہ کنیت ابو عبدُاللہ ہے ۔ آپکو سید، طیب، زکی اور سبطُ رسولِ اللہ (یعنی رسولِ خدا کے نواسے) جیسے قابل اعزاز القابات سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ آپ نواسہ رسول ﷺ اور فرزند مولائے کائنات و خاتون جنت ہونے کے ساتھ ساتھ علم و معرفت اور زہد و تقوی کے پیکر تھے۔ ولادت باسعادت کی خبر سن کر سیدِ عرب و عجم، سرکار دو عالم ﷺ حضرت فاطمہ ؓ کے گھر تشریف لائے اور نو مولود امام حسین ؓ کے کانوں میں اذان دی اور آپ ؓ کے منہ میں اپنا مبارک لعاب دہن داخل فرمایا، دعا فرمائی اور آپ ؓ کا نام نامی حسین رکھا۔ تمام صحابہ کرام ؓ بھی رسالت مآب ﷺ کی اتباع میں حسنین کریمین ؓ سے خصوصی شفقت و محبت رکھتے اور اکرام فرماتے۔

حلیہ مبارک

حضرت علیُّ المرتضیٰ ؓ شیر خدا ہیں: جس کی یہ خواہش ہو کہ وہ ایسی ہستی کو دیکھے جو چہرے سے گردن تک سرکار ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہ ہو وہ حَسن بن علی ؓ کو دیکھ لے اور جس کی یہ خواہش ہو کہ ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے ٹخنے تک رنگ و جسامت میں نبیؐ کریم ﷺ کے سب سے زِیادہ مشابہ ہو وہ حُسین بن علی ؓ کو دیکھ لے۔

نسب مبارک

امام حسین بن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کا مبارک نسب یوں ہے امام حسین ؓ بن سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء ؓ بنت سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم۔ آپ ؓ اہلسنت کے امام اور رسول اللہ ﷺ کی اولاد امجاد میں سے مرتبہ امامت پر فائض ہیں اور معروف بارہ اماموں میں طریقت ولایت کے تیسرے امام ہیں۔

فضائل و مناقب

حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے حسن ؓ اور حسین ؓ سے محبت کی اس نے در حقیقت مجھ ہی سے محبت کی اور جس نے حسن ؓ اور حسین ؓ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ (سنن ابن ماجہ)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حسین ؓ مجھ سے ہے اور میں حسین ؓ سے ہوں۔ (ترمذی)

جب حضور نبیؐ رحمت ﷺ آپ ؓ کو آتا دیکھتے تو بوسہ دیتے، سینے سے لگا لیتے اور فرماتے: "فَدَيْتُ مَنْ فَدَيْتُهُ بِابْنِي اِبْرَاهِيمَ" یعنی میں اس پر قربان کہ جس پر میں نے اپنا بیٹا ابراہیم قربان کیا۔ (تاریخ بغداد)

اولاد امجاد (بیٹے)

۱۔ امام علی اکبر ۲۔ علی الاوسط امام زین العابدین ۳۔ علی اصغر

بیٹیاں

۱۔ فاطمہ ۲۔ سکینہ

مثالی کردار

امام حسین ؓ فضائل و کمالات اور اسلامی اخلاق کے نمونہ عمل تھے۔ علم و عمل، زہد و تقوٰی، جود و سخا، شجاعت و قوت، اخلاق و مروّت، صبر و شکر، حلم، مہمان نوازی، غرباء پروری اعانتِ مظلوم، صلہ رحم، محبتِ فقراء و مساکین وغیرہ خصوصیات بوجہ اکمل آپ ؓ کی ذات میں موجود تھیں۔ حضرت امام حسین ؓ اپنی ذات میں ایک امت تھے۔ آپ ؓ نہ صرف صورت بلکہ سیرت مبارکہ میں بھی رسول اللہ ﷺ کے شبیہ تھے۔ آپ ؓ کی ذات گرامی اتنے محاسن اور محامد سے آراستہ ہے کہ نگاہیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔ سیدنا امام حسین ؓ نے علم و تقویٰ کے ماحول میں آنکھ کھولی اور خانوادۂ نبوی ﷺ میں پرورش پائی، اسی لئے معدنِ فضل و کمال بن گئے۔ علم کا باب تو آپ ؓ کے گھر میں کھلتا تھا اور تقویٰ کی امام حسین ؓ کو گھٹی ملی تھی، اسی لئے فطری طور پر آپ ؓ اپنے دور میں شریعت اور طریقت کے امام تھے۔ کثرت سے قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے تھے۔ آپ اتنے باجمال تھے کہ جب تاریکی میں بیٹھتے تو آپ کی پیشانی اور رخساروں کی روشنی سے راستے منور ہو جاتے تھے۔ حضرت امام حسین ؓ اپنے والد گرامی کی خلافت کے دوران آپ ؓ کے ساتھ سیاسی اور عسکری میدان میں شریک رہے۔ حضرت امام حسین ؓ اپنے بھائی امام حسن ؓ کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے، اور جس مجلس میں امام حسن ؓ ہوتے اس مجلس میں آپ کی احترام کی خاطر امام حسین ؓ اپنی کوئی رائے نہیں دیتے تھے۔

واقعہ کربلا

حضرت امام حسین ؓ نے یزید کی فوج کے سامنے ایک خطبہ بلیغ ارشاد فرمایا۔ فاطمہ کے لال حضرت امام حسین ؓ پکار کر کہنے لگے۔ اے یزیدیو! میں نواسہ رسول ﷺ ہوں۔ میں فاطمہ کا لخت جگر ہوں۔ میں علی کا نور نظر ہوں۔ میں تمہارا وہ امام ہوں جس پر تم درود پڑھ کر اپنی نمازیں مقبول کراتے ہو۔ بالآخر کرب و بلا کی عظیم داستان رقم ہونا شروع ہوتی ہے۔ حضرت امام حسین ؓ کے ساتھی ایک ایک کر کے شمع امامت پر پروانہ وار قربان ہو رہے ہیں۔ اور خلد کی نعمتیں اکٹھی کر رہے ہیں۔ خانوادہ رسول ﷺ کی شہادتیں پے در پے ہوتی چلی گئیں۔ اب میدان کربلا کے آخری شہید بلکہ سید الشہداء حضرت امام حسین ؓ میدان کربلا میں آتے ہیں۔ اور یزیدی فوج کو کاٹنا شروع کر دیتے ہیں۔ یزیدی فوج بھیڑ بکریوں کی طرح آگے بھاگتی چلی جا رہی ہے اور امام پیچھے سے انکی گردنیں کاٹ رہے ہیں۔ امام حسین ؓ کی شجاعت بہادری جوان مردی کو دیکھتے ہوئے شمر چیخ چیخ کر کہنے لگا کہ یہ علی کا خون ہے تم اس کا اکیلے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ سارے مل کر ایک ساتھ اس پر حملہ کرو اچانک دھاوا بول دیا گیا سینکڑوں نیزے تیر تلوار اور خنجر حسین کے جسم کی جانب بڑھے اور بِالآخر کربلا میں حسین ؓ کو دس محرم کو بھوکا اور پیاسا شہید کر دیا گیا۔ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ)

شہادت

شہادت امام حسین ؓ نے دین اسلام کو سربلندی اور حیات جاودانی عطا کی۔ شہادت امام حسین ؓ نے حق و باطل کے درمیان فرق کو ساری دنیا کے سامنے واضح کر دیا۔ شہادت امام حسین مثال بن گئی ہے۔ شہادت حسین کا پیغام یہی ہے کہ اگر امن چاہتے ہو تو باطل کو کچل دو۔ اسکے سامنے جھکنے کے بجائے اس سے لڑو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بروز جمعۃ المبارک، ۱۰ محرم الحرام ۶۰ھ بمطابق اکتوبر ۶۷۹ء کو مقامِ کربلا پر سجدے کی حالت میں جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ کا مزار پر انوار "کربلا" عراق میں ہے۔

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

پیدائش، پرورش، لقب و کنیت

حضرت امام زین العابدینؓ کی ولادت باسعادت ہجرت کے تینتسویں (۳۳) سال ۲۵ جمادی الاول ۳۸ھ مدینۃ المنورہ میں ہوئی۔ آپؓ کا اسم مبارک علی ہے۔ ثروتِ عبادت کے سبب آپکے القاب سجاد اور زین العابدین ہیں۔ آپکی کنیت ابو محمد، ابوالحسن، ابوالقاسم اور ابو بکر ہیں۔ آپؓ حضرتِ سیدنا امام حسینؓ کے لختِ جگر ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ فارس کے آخری بادشاہ یزدجرد کی بیٹی شہر بانو تھی۔ آپؓ نے ۲ سال تک اپنے دادا حضور حضرتِ سیّدُنا علی المرتضیٰؓ کی آغوشِ عاطفت میں پرورش پائی، پھر ۱۰ سال اپنے تایا جان حضرتِ سیّدُنا امام حسنؓ کے زیرِ سایہ رہے اور تقریباً ۱۱ سال اپنے والد ماجد حضرتِ سیّدُنا امام حسینؓ کی زیرِ نگرانی تربیت پاکر علوم و معرفت کی منازل طے کیں۔ (سیر اعلام النبلاء)

نسب مبارک

حضرت امام علی زین العابدین بن امام حسین بن امیر المؤمنین حضرت علیؓ۔ آپ امام حسینؓ کی شہادت کے بعد منصب امامت پر فائز ہوئے اور آپؓ اہلسنت کے امام اور رسول اللہ ﷺ کی اولاد امجاد میں سے مرتبہ امامت پر فائض ہیں اور آپؓ معروف بارہ اماموں میں طریقت ولایت کے چوتھے امام ہیں۔

فضائل و مناقب

آپ کی ولادت کی خوشخبری رسول اکرم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں ہی دے دی تھی کہ میرے بیٹے حسین کے گھر اللہ تعالیٰ بیٹا دے گا جس کا نام علی ہو گا اور زین العابدین ہو گا قیامت کے دن حاملین عرش فرشتوں میں سے ایک فرشتہ آئے گا اور کہے گا کہ سید العابدین کھڑا ہو تو وہ زین العابدین ہو گا۔ (البدایۃ والنہایۃ)

ابن مسیبؓ نے فرمایا کہ میں نے آپؓ سے بڑھ کر کسی کو پرہیزگار نہیں دیکھا۔

کبار صحابہؓ کرام وتابعین عظام سے کسب فیض

حضرت امام زین العابدینؓ نے کبار صحابہ کرام وتابعین عظام سے کسب فیض کیا جن میں امہات المؤمنین حضرت عائشہؓ، حضرت ام سلمہؓ، حضرت صفیہؓ، اپنے والد حضرت حسینؓ، اپنے چچا حضرت حسنؓ، حضرت ابوہریرہؓ، حضرت ابن عباسؓ، سعید بن مسیبؓ وغیرہ شامل ہیں۔

اولاد امجاد (بیٹے)

۱۔ محمد باقر ۲۔ جعفر ۳۔ ابوالحسن ۴۔ زید ۵۔ عبداللہ ۶۔ عبدالرحمن ۷۔ سلیمان ۸۔ عمر ۹۔ اشرف

۱۰۔ حسن اصغر ۱۱۔ حسن اکبر علی۔

بیٹیاں

۱۔ خدیجہ ۲۔ زینب ۳۔ عالیہ ۴۔ ام کلثوم ۵۔ ملیکہ ۶۔ ام الحسن ۷۔ ام الحسین (مراۃ المناجح)

امام زین العابدین اور واقعہ کربلا

امام زین العابدینؓ واقعہ کربلا کے اصل راوی ہیں اور ان کی صحیح سند کے ساتھ ہی یہ پورا واقعہ امت تک پہنچا ہے۔ آپ کی زندگی پر سب سے زیادہ اثر واقعہ کربلا نے ڈالا تھا کیونکہ شروع سے لے کر آخر تک اب تمام حالات کے عینی گواہ اور شاہد ہیں۔ واقعہ کربلا کے بعد جو اثرات تھے وہ بھی امام زین العابدینؓ کی وساطت سے ہی امت تک پہنچے ہیں۔ امام زین العابدینؓ کو علی اصغر کہا جاتا ہے، ان کے دوسرے بھائی جوان سے عمر میں بڑے تھے، ان کو علی اکبر کہا جاتا تھا، جو معرکہ کربلا میں اپنے والد حضرت حسینؓ کے ساتھ اہل کوفہ کے ہاتھوں شہید ہو گئے تھے۔ علی اصغر یعنی علی بن حسین المعروف زین العابدینؓ بھی اپنے والد گرامی حضرت حسینؓ کے ساتھ معرکہ کربلا میں شریک تھے حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں کہ ایک شخص نے امام زین العابدینؓ سے کہا کہ آپ ہمیشہ غمزدہ رہتے ہیں کبھی آپ کے آنسو خشک نہیں ہوئے تو انہوں نے جواب دیا کہ حضرت یعقوبؑ کے بیٹے حضرت یوسفؑ گم ہوئے تو ان کی جدائی میں ان کی آنکھیں رو رو کر سفید ہو گئیں تھیں میں نے تو اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے گھر کے افراد کو ذبح ہوتے دیکھا میں کیسے غمزدہ نہ ہوں۔ اس غم کی وجہ سے میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے۔ (البدایۃ والنہایۃ)

مثالی کردار

حضرت جویریہ بن اسماءؓ سے مروی ہے کہ امام زین العابدین علیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی قرابت کی بنیاد پر کبھی ایک درہم بھی نہیں کھایا۔ اپنے خرچ میں کمی کر کے بیواؤں اور یتیموں کی کفالت کرتے تھے۔ امام زین العابدینؓ خفیہ طور پر ان کی کفالت فرماتے اور ان کے رزق کا انتظام فرماتے تھے۔ راتوں میں ضرورت مندوں کے گھر بوریاں پہنچانے کی وجہ سے پیٹھ پر نشانات پڑ گئے تھے۔ امام زین العابدینؓ جب اپنے خچر پر سوار ہو کر مدینہ منورہ میں نکلتے تو کسی سے یہ نہیں کہتے کہ راستہ دو۔ وہ فرماتے ہیں کہ راستہ سب کا ہے، مجھے یہ حق نہیں کہ کسی کو راستے سے ہٹاؤں۔ (سیر أعلام النبلاء للذھبی) آپؓ اپنے اکابرینؓ کی پاکیزہ زندگیوں کی چلتی پھرتی تصویر تھے اور خوفِ خدا میں یگانہ روزگار تھے۔ آپؓ جب وضو کرتے تو خوف کے مارے آپ کے چہرے کا رنگ زرد پڑ جاتا۔ گھر والے دریافت کرتے، یہ وضو کے وقت آپ کو کیا ہو جاتا ہے؟ تو فرماتے: "تمہیں معلوم ہے کہ میں کس کے سامنے کھڑے ہونے کا ارادہ کر رہا ہوں؟

(احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء ج ۴، ص ۲۲۶)

ایک مرتبہ آپؓ نے حج کا احرام باندھا تو تلبیہ (یعنی لبیک) نہیں پڑھی۔ لوگوں نے عرض کی، حضور آپ لبیک کیوں نہیں پڑھتے؟ آبدیدہ ہو کر ارشاد فرمایا، مجھے ڈر لگتا ہے کہ میں لبیک کہوں اور اللہ عزوجل کی طرف سے "لَا لَبَّيْكَ" کی آواز نہ آجائے، یعنی میں تو یہ کہوں کہ "اے میرے مالک! میں بار بار تیرے دربار میں حاضر ہوں۔" اور ادھر سے یہ آواز نہ آجائے کہ "نہیں نہیں! تیری حاضری قبول نہیں۔ لوگوں نے کہا، حضور! پھر لبیک کہے بغیر آپ کا احرام کیسے ہو گا؟ یہ سن کر آپؓ نے بلند آواز سے لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ پڑھا لیکن ایک دم خوفِ خدا سے لرز کر اونٹ کی پشت سے زمین پر گر پڑے اور بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آتے تو "لبیک" پڑھتے اور پھر بے ہوش ہو جاتے، اسی حالت میں آپؓ نے حج ادا فرمایا۔ (اولیائے رجال الحدیث)

حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہ اور ہشام

حضرت زین العابدینؓ اپنے زمانے کے بہت ہی جلیل القدر اور عالی مرتبت بزرگوں میں سے تھے، لوگ ان کی بہت زیادہ عزت و تکریم کیا کرتے تھے۔ مشہور واقعہ ہے کہ ہشام بن عبد الملک اپنے زمانہ خلافت سے قبل ایک دفعہ حج کے لیے گئے، بیت اللہ شریف کے طواف کے دوران حجر اسود کا استیلام کرنے کا ارادہ کیا، لیکن اژدھام کی وجہ سے نہیں کر پائے اتنے میں حضرت علی بن حسینؓ تشریف لائے، ایک چادر اور تہہ بند باندھے ہوئے، انتہائی خوب صورت چہرے والے، بہترین خوش بو والے، ان کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) سجدے کا نشان تھا، طواف شروع کیا اور جب حجر اسود کے قریب پہنچے تو لوگ ان کی ہیبت اور جلالت شان کی وجہ سے پیچھے ہٹے اور آپ نے اطمینان کے ساتھ استیلام کیا۔

وصال

حضرت سیدنا امام زین العابدینؓ کا وصال مبارک ۹۴ھ میں ہوا۔ آپ جنت البقیع شریف میں حضرت امام حسنؓ کے پہلو مبارک میں آرام فرما ہیں۔

حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ

پیدائش، پرورش، لقب و کنیت

حضرت امام باقرؓ کی ولادت باسعادت بروز جمعہ ۳صفر المظفر ۵۷ھ، بمطابق ۱۵ دسمبر ۶۷۶ء کو اپنے دادا سیدنا امام حسینؓ کی شہادت سے تین سال پہلے مدینہ منورہ میں ہوئی۔۔آپؓ کا اسم مبارک آپ کے جد امجد سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام نامی اسمِ گرامی پر محمد رکھا گیا۔ آپکے القاب باقر، شاکر، اور ہادی ہیں۔ آپکی کنیت ابو جعفر ہے۔ آپؓ حضرتِ سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے لخت جگر ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام سیدہ فاطمہ بنت سیدنا امام حسنؓ تھا۔ یہ آپ کی خصوصیات میں سے ہیں کہ آپ کا سلسلہ نسب دونوں طرف سے سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک پہنچتا ہے۔

نسب مبارک

حضرت امام محمد باقر بن علی زین العابدین بن سیدنا امام حسین بن علی المرتضی رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ آپؓ اہلسنت کے امام اور رسول اللہ ﷺ کی اولاد امجاد میں سے مرتبہ امامت پر فائض ہیں اور آپؓ معروف بارہ اماموں میں طریقت وولایت کے پانچویں امام ہیں۔

فضائل و مناقب

حضرت امام باقرؓ فرماتے ہیں: ایک دن میں حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو سلام کیا۔ اس وقت وہ نابینا ہو چکے تھے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں۔ میں نے کہا محمد بن علی بن حسین ہوں۔ یہ سنتے ہی فرمایا: اے میرے بیٹے آگے آؤ! جب میں آگے ہوا تو آپ نے میرے ہاتھ پر بوسہ دیا، اس کے بعد میرے پاؤں پر بوسہ دینا چاہا کہ میں دور ہو گیا۔ آپ نے کہا: "رسول اللہ ﷺ نے آپ کو سلام بھیجا ہے"۔ میں نے جواب دیا: اللہ کے حبیب ﷺ پر بھی صلوۃ وسلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ میں نے پوچھا کہ حضرت یہ واقعہ کس طرح ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا تھا کہ اے جابر! شاید تم میرے ایک فرزند کے آنے تک زندہ رہو گے۔ اور اس سے ملاقات کرو گے۔ اس کا نام محمد بن علی بن حسین ہو گا۔ خدا تعالیٰ ان کو نور و حکمت عطا کرے گا میرا اس کو سلام پہنچا دینا۔ (بارہ امام: مولانا جامی)

باقرالعلوم

یہ مسلمہ حقیقت ہے اور اس کی شہرت عامہ ہے کہ آپ علم و زہد اور شرف و فضیلت میں بے مثال شخصیت کے مالک تھے۔ آپ علم القرآن، علم الآثار، علم السنن اور ہر قسم کے علوم، حکم، آداب وغیرہ کے جامع تھے۔ بڑے بڑے تابعین، اور عظیم القدر فقہاء آپ کے سامنے زانوئے ادب تہ کرتے رہے۔ علامہ ابن حجر مکیؒ لکھتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقرؓ کے علمی فیوض و برکات اور کمالات و احسانات سے اس شخص کے علاوہ جس کی بصیرت زائل ہو گئی ہو، جس کا دماغ خراب ہو گیا ہو اور جس کی طینت و طبیعت فاسد ہو گئی ہو، کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا، اسی وجہ سے آپ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ "باقرالعلوم" علم کے پھیلانے والے اور جامع العلوم ہیں۔ آپ کا دل صاف، علم و عمل روشن و تابندہ، اور خلقت شریف تھی۔ آپ کے کل اوقات اطاعت خداوندی میں بسر ہوتے تھے۔ عارفوں کے قلوب میں آپ کے آثار راسخ اور گہرے نشانات نمایاں ہو گئے تھے، جن کے بیان کرنے سے وصف کرنے والوں کی زبانیں گونگی اور عاجز و ماندہ ہیں۔ آپ کے ہدایات و کلمات اس کثرت سے ہیں کہ ان کا احصاء یہاں ناممکن ہے۔ (صواعق محرقہ ص ۱۲۰)۔

باقر کا لقب

حضرت امام محمد باقرؓ کو اس لقب سے اس لیے ملقب کیا گیا تھا کہ آپ نے علوم و معارف کو نمایاں فرمایا اور حقائق احکام و حکمت و لطائف کے وہ سربستہ خزانے ظاہر فرمادیئے جو لوگوں پر ظاہر و ہویدا نہ تھے۔ (صواعق محرقہ، شواہد النبوت) علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں کہ آپؓ بنی ہاشم کے سردار اور علمی فضیلت کے باعث سے باقر مشہور تھے۔ آپ علم کی تہ تک پہنچ گئے تھے، اور آپ نے اس کے دقائق کو اچھی طرح سمجھ لیا تھا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد ا ص ۱۱۱)

اولاد امجاد

۱۔ امام جعفر صادقؓ ۲۔ عبد اللہ افطحؓ ۳۔ جعفرؓ ۴۔ عبد اللہؓ ۵۔ علیؓ ۶۔ زینبؓ ۷۔ ام سلمیؓ

مثالی کردار

آپؓ اپنے آباؤ اجداد کی طرح بے پناہ عبادت کرتے تھے۔ ساری رات نماز پڑھنا، اور سارا دن روزہ سے گزارنا آپ کی عادت تھی۔ آپ کی زندگی زاہدانہ تھی۔ آپ بڑے عابد، زاہد، خاشع، خاضع، پاک طینت اور بزرگ نفس تھے، تمام اوقات کو عبادت و طاعتِ الٰہی سے معمور رکھتے، آدھی رات کو رویا کرتے، اور بارگاہِ الٰہی میں نہایت عاجزی سے مناجات کیا کرتے تھے۔ ہدایا جو آتے تھے اسے فقراء و مساکین پر تقسیم کر دیتے تھے غریبوں پر بے حد شفقت فرماتے تھے تواضع اور فروتنی، صبر و شکر غلام نوازی صلہ رحمی وغیرہ میں اپنی نظیر آپ تھے۔ آپ فقیروں کی بڑی عزت کرتے تھے اور انہیں اچھے نام سے یاد کرتے تھے۔ (کشف الغمہ)

وصال

حضرت امام باقرؓ کا وصال ۷ ذوالحجہ بروز پیر ۱۱۴ھ، بمطابق جنوری ۷۳۳ء کو ۵۷ سال کی عمر میں ہوا۔ آپ کی قبرِ انور امام حسن مجتبیٰؓ اور حضرت زین العابدینؓ کے ساتھ (جنت البقیع، مدینۃ المنورہ) میں ہے۔

ماخذ و مراجع: خزینۃ الاصفیا۔ الصواعق المحرقہ۔ اقتباس الانوار۔ بارہ امام

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

پیدائش، پرورش، لقب و کنیت

حضرت امام جعفر صادق ؓ کی ولادت باسعادت بروز جمعۃ المبارک، ۱۷ ربیع الاول، ۸۰ ہجری، مدینۃ الرسول ﷺ میں ہوئی۔ آپ کا اسم مبارک حضرت جعفرِ طیار ؓ کی نسبت سے "جعفر" رکھا گیا۔ آپکے القابات صادق، فاضل، طاہر، اور کامل ہیں۔ آپ ؓ حضرتِ سیدنا امام محمد باقر ؓ کے لختِ جگر ہیں۔ آپ ؓ کی والدہ محترمہ کا اسمِ گرامی ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق ؓ ہے۔ آپ نے خاندانی روایات کی مطابق ظاہر و باطنی علوم کی تحصیل و تکمیل اپنے والدِ گرامی سیدنا امام محمد باقر ؓ اور اپنے دادا گرامی سیدنا امام زین العابدین ؓ اور اپنے نانا جان فقیہِ اعظم مدینۃ المنورہ سیدنا امام قاسم بن محمد سے حاصل کی۔ ان کے علاوہ صحابیِ رسول ﷺ حضرت سہل بن سعد ؓ اور حضرت عروہ بن زبیر ؓ سے بھی تحصیلِ علم کیا۔

نسب مبارک

حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام علی زین العابدین بن امام حسین بن امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ آپ ؓ اہلسنت کے امام اور رسول اللہ ﷺ کی اولاد امجاد میں سے مرتبہ امامت پر فائض ہیں اور آپ ؓ معروف بارہ اماموں میں طریقت ولایت کے چھٹے امام ہیں۔

فضائل و مناقب

آپ کے کمالات اس قدر ہیں کہ دائرہ تحریر سے باہر ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا کمال ہو سکتا ہے کہ سراج الامہ امام اعظم ابو حنیفہ ؓ آپ کے پاس دو سال رہ کر درجۂ کمال تک پہنچ گئے اور فرمایا!

"لولا السنتان لهلك النعمان"

(اگر مجھے امام موصوف کی صحبت کے دو سال نہ ملتے تو میں ہلاک ہو جاتا)۔

امام اعظم ابو حنیفہ ؓ فرماتے ہیں: کہ میں نے اہل بیت میں امام جعفر بن محمد سے بڑھ کر کسی کو فقیہ نہیں دیکھا۔

اولاد امجاد

۱۔ حضرت اسماعیل ۲۔ حضرت محمد ۳۔ حضرت علی ۴۔ حضرت عبداللہ ۵۔ حضرت اسحٰق ۶۔ حضرت موسیٰ ۷۔ ام فروہ

مقام علم و معرفت

حضرت امام جعفر صادق ؓ کے جدّ امجدؒ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم "باب العلم" ہیں۔ اسی بحر علم گھرانے میں حضرتِ امام جعفر صادق ؓ کی تعلیم و تربیت ہوئی۔ آپ قرآن و حدیث اور فقہ کے یگانہ روزگار عالم و امام تھے۔ آپ کے علم و فضل کے بارے میں تمام اکابر اور ہم عصر معترف ہیں۔ عالم اسلام کے جید علماء، مفسرین محدثین فقہاء اس مرکز علم و معرفت پر کسبِ علم اور حصولِ فیض کے لئے آپکے پاس حاضر ہوتے تھے۔ امام ابو حنیفہ ؓ، امام شافعی ؓ علیہ، امام احمد بن حنبل ؓ، امام موسیٰ کاظم ؓ، امام مالک ؓ، حضرت سفیان ثَوری ؓ اور حضرت سفیان بن عُیَیْنَہ ؓ حضرت امام جعفر صادق ؓ سے بالواسطہ یا بلاواسطہ اکتساب علم کرنے والوں میں شامل ہیں آپ کے شاگردوں کی تعداد ۴۰۰۰ تک بتائی گئی ہے۔

اقوال امام جعفر صادق

آپ کے اقوال و کلمات طیبات تہذیب اخلاق اور علم و حکمت کا دفتر ہیں۔ سفیان ثوری ؓ سے آپ نے ایک مرتبہ فرمایا، سفیان جب خدا تم کو کوئی نعمت عطا کرے اور تم اس کو ہمیشہ باقی رکھنا چاہو تو زیادہ سے زیادہ شکر ادا کرو؛ کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تم کو زیادہ دوں گا جب رزق ملنے میں تاخیر ہو رہی ہو تو استغفار زیادہ کرو اللہ عزوجل اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ۝ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا ۔

- دین میں لڑائی جھگڑے سے بچو کہ یہ دل کو (بے جا) مصروف رکھتا اور نفاق پیدا کرتا ہے۔
- اپنے رب سے مغفرت چاہو، بڑا مغفرت کرنے والا ہے تم پر آسمان سے موسلا دھار پانی برسائے گا اور دنیا میں مال اور اولاد سے تمہاری مدد کرے گا اور آخرت میں تمہارے لیے جنت اور نہریں بنائے گا۔
- جو شخص اپنی قسمت کے حصہ پر قناعت کرتا ہے وہ مستغنی رہتا ہے اور جو دوسرے کے مال کی طرف نظر اٹھاتا ہے وہ فقیر مرتا ہے، جو شخص خدا کی تقسیم پر راضی نہیں ہوتا وہ خدا کو اس کے فیصلہ پر متہم کرتا ہے۔
- جو شخص دوسرے کی پردہ پوشی کرتا ہے خدا اس کے گھر کے خفیہ حالات کی پردہ پوشی کر دیتا ہے۔
- جو بغاوت کے لیے تلوار کھینچتا ہے وہ اسی سے قتل کیا جاتا ہے جو اپنے بھائی کے لیے گڑھا کھودتا ہے وہ خود اس میں گرتا ہے۔
- جو سفیہوں کے پاس بیٹھتا ہے وہ حقیر ہو جاتا ہے، جو علما سے ملتا جلتا ہے وہ معزز ہو جاتا ہے، جو برے مقامات پر جاتا ہے وہ بدنام ہو جاتا ہے۔
- ہمیشہ حق بات کہو خواہ تمہارے موافق ہو یا مخالف۔
- آدمی کی اصل اس کی عقل ہے اس کا حسب اس کا دین ہے اس کا کرم اس کا تقویٰ ہے تمام انسان آدم کی نسبت میں برابر ہیں۔
- صدقے کے ذریعے رِزق میں اضافہ اور زکوٰۃ کے ذریعے اپنے مالوں کو محفوظ کرلو۔
- لوگوں سے اسی طرح ملو جس طرح تم پسند کرتے ہو کہ وہ تم سے ملیں، یوں تم ایمان والے بن جاؤ گے۔
- اللہ پاک کا خوف رکھنے والوں سے اپنے معاملات میں مشورہ کر لیا کرو۔

شہادت

حضرت امام جعفر صادق ؓ کی شہادت ۶۸ برس کی عمر میں ۱۵ رجب المرجب ۱۴۸ ہجری کو زہر دینے کی وجہ سے ہوئی۔ آپ کا مزار جنّتُ البقیع میں اپنے والدِ محترم حضرت امام محمد باقر ؓ کے مزار کے ساتھ ہے۔ (سیر اعلام النبلاء)

حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

● پیدائش، پرورش، لقب و کنیت

حضرت امام موسیٰ کاظم ؓ کی ولادت ۱۲۸ ہجری مدینہ منورہ کے مضافاتی مقام ابواء میں ہوئی۔آپ کا اسم مبارک موسیٰ ہے۔آپکا مشہور لقب کاظم ہے اور کنیت ابوالحسن ہے۔آپ ؓ کے والد محترم امام جعفر صادق ؓ ہیں اور آپ ؓ کی والدہ محترمہ کا نام حمیدہ خاتون ہے۔

● نسب مبارک

حضرت امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین بن امام حسین بن سیدنا علی المرتضی رضوان اللہ علیہم اجمعین۔آپ ؓ اہلسنت کے امام اور رسول اللہ ﷺ کی اولاد امجاد میں سے مرتبہ امامت پر فائض ہیں اور آپ ؓ معروف بارہ اماموں میں ساتویں امام ہیں۔

● حلیہ مبارک

حضرت شقیق بلخی رحمہ اللہ امام موسیٰ کاظم ؓ کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ میں نے ایک خوبصورت، گندمی رنگت والے چہرے کا نوجوان دیکھا۔(سیر اعلام النبلاء

● مشہورمشائخ و اساتذہ

۱۔جعفر صادق بن محمد باقر ؓ	۲۔عبدالملک بن قدامہ بن ابراہیم ؓ
۳۔مالک بن انس بن مالک ؓ	۴۔ عبداللہ بن دینار ابو عبدالرحمن ؓ

● مشہورتلامذہ و فیض یافتگان

۱۔ابراہیم بن موسی الکاظم ؓ	۲۔اسماعیل بن عبداللہ ؓ
۳۔اسماعیل بن موسی الکاظم ؓ	۴۔جعفر بن خلف ؓ

● اولاد امجاد (بیٹے)

۱۔ابراہیم	۲۔جعفر	۳۔زید	۴۔عبیداللہ	۵۔محمد	۶۔احمد	۷۔حسن	۸۔سلیمان	۹۔علی رضا	۱۰۔ھارون
۱۱۔اسحاق	۱۲۔حسین	۱۳۔عباس	۱۴۔فضل	۱۵۔اسماعیل	۱۶۔حمزہ	۱۷۔عبداللہ	۱۸۔قاسم		

● (بیٹیاں)

۱۔اسماء	۲۔امینہ	۳۔ام البھا	۴۔بُریہہ	۵۔ام جعفر	۶۔حسنہ	۷۔حکیمہ	۸۔خدیجہ	۹۔رقیہ	۱۰۔زینب
۱۱۔ام سلمہ	۱۲۔عائشہ	۱۳۔عباسہ	۱۴۔علیہ	۱۵۔ام فروہ	۱۶۔فاطمہ (الکبریٰ)	۱۷۔فاطمہ (صغریٰ)	۱۸۔قسیمہ	۱۹۔ام کلثوم	۲۰۔کلثم
۲۱۔لبانہ	۲۲۔میمونہ								

● کاظم کالقب

آپ کالقب مبارک الکاظم معروف ہے اور یہ دراصل قرآن مجید میں متقیین کی صفات میں ذکر ہونے والا ایک وصف اور کلمہ ہے۔اس لقب کو ایسا دوام ملا کہ اب اس کے ذکر کے بغیر آپ کا اسم گرامی لیا ہی نہیں جاتا۔ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ظلم کرنے والوں کو بخشنے کی وجہ سے آپ کو کاظم کالقب ملا۔

● حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالی عنہ کی دعائیں

”اے میرے رب! تیرے بندے کے گناہ بڑھ گئے ہیں۔اب تو بخشش کی خیرات سے احسان فرما۔“

”اے میرے پروردگار! مجھے اپنی زندگی کے لیے فراغت نصیب فرما اور اُن کاموں کے لیے مہلت نہ دے جنھیں مجھے دینے کی تو کفالت فرماتا ہے(یعنی رزق)،اے تمام جہانوں کے رب۔“

● مثالی کردار

حضرت امام موسیٰ کاظم ؓ کی زندگی میں اپنے جد کریم محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کا عکس جمیل نہایت آب وتاب سے دکھائی دیتا ہے۔آپ ؓ اسلامی فقہ، حدیث، تفسیر، علوم، فلسفہ وغیرہ میں بہت زیادہ ماہر تھے اور وہ ایک دانشور، روحانی رہبر اور امام تھے۔آپ ؓ بہت زیادہ عبادت کرنے والے اور اعلی اخلاق کے حامل تھے۔جب کسی کے بارے میں معلوم ہوتا کہ اُس نے انھیں بُرا کہا ہے تو اُسے سونا و دیگر قیمتی تحائف بھیج دیا کرتے تھے۔ (تاریخ الاسلام)

● شہادت

امام موسیٰ کاظم ؓ کا وصال بروز جمعہ ۲۵ رجب ۱۸۳ ہجری بحال قید ہوا۔

حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ

پیدائش، پرورش، لقب و کنیت

حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ کی ولادت بروز جمعہ ۱۴۸ ہجری مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ کا اسم مبارک علی ہے۔ آپ کا لقب الرضا ہے اور کنیت ابوالحسن ہے۔ آپ کو یہ لقب بادشاہ مامون نے ولی عہدی کے وقت دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کے لخت جگر ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ ام ولد نوبیہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ آئمہ اہلبیت میں آٹھویں نمبر پر ہیں۔

حلیہ مبارک

حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ خانوادہ نبوت کے چشم وچراغ اور اپنے زمانے میں اہل بیت کے سردار تھے۔ رنگت میں سیاہی کی آمیزش تھی لیکن ایسی جاذبیت کہ حسن ظاہری والے ہزاروں کی تعداد میں فدا ہونے کو تیار۔ جب امام علی رضا رضی اللہ عنہ نیشاپور میں تشریف لائے، چہرہ مبارک کے سامنے ایک پردہ تھا، حافظان حدیث امام ابوزرعہ رازی دامام محمد بن اسلم طوسی اور ان کے ساتھ بیشمار طالبان علم و حدیث حاضر خدمت انور ہوئے اور گڑگڑا کر عرض کیا کہ اپنا جمال مبارک ہمیں دکھائیں اور اپنے آبائے کرام سے ایک حدیث ہمارے سامنے روایت فرمائیے، امام نے غلاموں کو حکم فرمایا کہ پردہ ہٹالیں تو خلق خدا کی آنکھیں جمال مبارک کے دیدار سے ٹھنڈی ہوئیں۔ دو گیسو شانہ مبارک پر لٹک رہے تھے۔ خلق خدا کی وہ حالت ہوئی کہ کوئی چلاتا ہے، کوئی روتا ہے، کوئی خاک پر لوٹتا۔ (الفتاوی الرضویہ)

نسب مبارک

حضرت امام علی رضا ابن حضرت امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن علی امام زین العابدین بن سید الشہداء امام حسین بن حضرت علی المرتضیٰ رضوان اللہ تعالی عنہم اجمعین۔

آپ رضی اللہ عنہ اہلسنت کے امام اور رسول اللہ ﷺ کی اولاد امجاد میں سے مرتبہ امامت پر فائض ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ عنہ معروف بارہ اماموں میں آٹھویں امام ہیں۔

چندمشائخ و اساتذہ

۱۔ اسحاق بن جعفر الصادق رضی اللہ عنہ
۲۔ اسماعیل بن جعفر الصادق رضی اللہ عنہ
۳۔ عبدالرحمن بن ابی الموالی رضی اللہ عنہ
۴۔ عبداللہ بن جعفر الصادق رضی اللہ عنہ

مشہورتلامذہ و فیض یافتگان

۱۔ ابوالحسن آدم بن أبي أياس رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ ابواسحاق ابراہیم بن العباس رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ عبدالرحمن بن ابی الموالی رحمۃ اللہ علیہ
۵۔ عبداللہ بن جعفر الصادق رحمۃ اللہ علیہ
۶۔ احمد بن علی بن صَدَقَة رحمۃ اللہ علیہ

اولاد امجاد

۱۔ محمد (جواد)
۲۔ حسین
۳۔ جعفر
۴۔ ابراہیم
۵۔ حسن
۶۔ عائشہ

مثالی کردار

آپ کے مناقب وصفات بلند وارفع ہیں۔ آپکے مکارم واخلاق نہایت عظیم تھے۔ جب کسی موضوع پر سخن فرماتے تو علم کے دریا بہادیتے۔ امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ اسی چشمہ علم سے سیراب ہوئے۔ اوروں کے پاس روایت، درایت اور علم و معرفت کا خزانہ مستعار تھا لیکن اس خانوادے کا سب کچھ اپنا تھا۔ آپ تقریبا بیس سال کی عمر میں مسجد نبوی میں فتوی دیا کرتے تھے۔ خلیفہ مامون نے آپ کے علمی کمالات دیکھ کر اپنی صاحبزادی کا نکاح آپ سے کر دیا۔ (المنتظم في تاريخ الملوك والأمم)

خواب پر مطلع

امام حاکم نے محمد بن عیسی اور انھوں نے ابو حبیب (النباجی) سے روایت کیا ہے: میں نے خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ اُس جگہ تشریف فرما تھے جہاں ہمارے شہر میں حاجی آکر ٹھہرتے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کے پاس ایک تھال دیکھا جو کھجور کے پتوں سے بنایا گیا تھا۔ اس میں (مدینہ منورہ) کی صیحانی کھجوریں تھیں۔ آپ ﷺ نے مجھے ۱۸ کھجوریں عنایت فرمائیں۔ الغرض بیس دن بعد مدینہ منورہ سے علی رضا رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اُسی جگہ قیام فرمایا جہاں میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کی تھی۔ لوگ آپکی خدمت میں سلام پیش کرنے کے لیے بے تابانہ ٹوٹ پڑے۔ میں بھی آپ کی زیارت کے لیے گیا تو دیکھا کہ آپ بالکل اسی جگہ تشریف فرما ہیں اور آپ کے سامنے بھی تھال میں کھجوریں رکھی ہوئی ہیں۔ آپ نے ان میں سے ایک مٹھی بھر کر کھجوریں مجھے عنایت فرمائیں۔ میں نے لینے کے بعد انھیں شمار کیا تو اُن کی تعداد بھی ۱۸ تھی اور یہ وہی تعداد تھی جو نبی کریم ﷺ نے مجھے خواب میں عنایت کی تھی۔ میں نے آپ سے عرض کی کہ مجھے کچھ اور عنایت فرمائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے تجھے (خواب میں) اور دی ہوتیں تو میں بھی مزید دے دیتا۔ (الصواعق المحرقة)

شہادت

حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ کی شہادت ۲۱ رمضان المبارک ۲۰۳ھ کو ہوئی۔ آپ کا مزار شریف مشہد مقدس (ایران) میں ہے۔

حضرت امام محمد جوّاد رضی اللہ عنہ

پیدائش ،پرورش، لقب و کنیت

حضرت امام محمد جوادؓ کی ولادت باسعادت بروز جمعہ ۵ رمضان المبارک ۱۹۰ ہجری میں مدینۃ المنورہ میں ہوئی۔ آپؓ کا اسم مبارک 'محمد بن علی' ہے اور کنیت 'ابو جعفر' ہے۔ آپؓ کی کنیت اور نام کا تعلق آپ کے جد گرامی سیدنا امام محمد باقرؓ سے ہے کیونکہ اُن کا بھی یہی نام اور کنیت تھی۔ لہذا آئمہ نے دونوں میں امتیاز کرنے کے لیے بالعموم سیدنا محمد باقرؓ کو 'ابو جعفر اول' اور محمد جوادؓ کو 'ابو جعفر ثانی' سے خطاب کیا ہے۔ 'الجواد'، 'القانع'، 'المرتضی' اور 'التقی' آپکے القابات ہیں۔ محمد بن علی الجواد بنو ہاشم کی ممتاز شخصیت تھے۔ نیز آپ عظمت و سخاوت میں بھی مشہور تھے۔ اسی لیے بھی آپ کو 'الجواد' کہا جاتا ہے۔ آپؓ حضرت علی رضاؓ کے لخت جگر ہیں۔ آپؓ کی والدہ محترمہ کا نام ام خیزُران ہے۔ (سیر اعلام النبلاء)

حلیہ مبارک

حضرت امام محمد جوادؓ سفید رنگت اور معتدل جسامت کے حامل تھے۔ (اخبار الدول)

نسب مبارک

حضرت امام محمد جواد بن علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن علی المرتضی رضوان اللہ تعالی عنہم اجمعین۔ آپؓ اہلسنت کے امام اور رسول اللہ ﷺ کی اولاد امجاد میں سے مرتبہ امامت پر فائض ہیں اور آپؓ معروف بارہ اماموں میں نویں امام ہیں۔

چندمشھورتلامذہ و فیض یافتگان

۱۔ ابوالفضل
۲۔ ابراہیم بن محمد الانباری
۳۔ ایوب بن نوح بن دراج
۴۔ جعفر بن داؤد
۵۔ جعفر بن محمد بن مرید
۶۔ حسن بن علی بن ابی عثمان
۷۔ عبدالعظیم بن عبداللہ
۸۔ محمد بن اسماعیل
۹۔ محمد بن زید
۱۰۔ محمد بن مندہ بزد

اولاد امجاد

۱۔ جعفر ثانی المعروف علی بن محمد جواد
۲۔ حسن بن محمد جواد
۳۔ حسین بن محمد جواد
۴۔ عبداللہ بن محمد جواد
۵۔ علی بن محمد جواد
۶۔ موسی مبرقع بن محمد جواد
۷۔ علی الامام بن محمد جواد
۸۔ ابو جعفر محمد بن محمد جواد
۹۔ یحییٰ بن محمد جواد

بچپن کا ایک واقعہ

ایک مرتبہ آپؓ والد گرامی کی وفات کے ایک سال بعد بغداد کی ایک گلی میں کھڑے کھیل رہے تھے کہ اچانک مامون (کا قافلہ) گزرا تو سب بچے بھاگ گئے لیکن آپؓ کھڑے رہے حالانکہ اُس وقت آپؓ کی عمر صرف نو برس تھی۔ اللہ عزوجل نے مامون کے دل میں آپ کی محبت ڈال دی۔ اُس نے پیار سے پوچھا۔ اے بچے! تم کیوں نہیں بھاگے ؟ تو آپؓ نے برجستہ جواب دیا۔ اے امیر المومنین! راستہ تنگ نہ تھا کہ میں اُسے کشادہ کرتا اور نہ ہی میں نے کوئی جرم کیا تھا کہ مجھے آپ کا خوف ہوتا نیز میرا آپ کے بارے میں حُسن ظن ہے کہ آپ بے گناہ کو تکلیف نہیں دیتے۔ چنانچہ مامون کو آپ کی گفتگو اور شکل و صورت پسند آئی تو اُس نے پوچھا: تمہارا اور تمہارے باپ کا کیا نام ہے ؟ آپ نے فرمایا: محمد بن علی رضا۔ تب اُس نے آپ کے والد کے لیے رحم کی دعا مانگی اور اپنی سواری لے کر چلا گیا۔

علمی مقام

حضرت امام محمد جوادؓ کو نہایت کمسنی ہی کے زمانے میں مصائب اور پریشانیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہو جانا پڑا۔ انھیں بہت کم ہی اطمینان اور سکون کے لمحات میں باپ کی محبت و شفقت اور تربیت کے سائے میں زندگی گزارنے کا موقع مل سکا۔ آپکی عمر صرف پانچ برس ہی تھی کہ جب حضرت امام علی رضاؓ مدینہ سے عازم کی طرف سفر کرنے پر مجبور ہوئے تو پھر زندگی میں دوبارہ ملاقات کا موقع نہ ملا۔ امام محمد جوادؓ سے جدا ہونے کے تیسرے سال امام علی رضاؓ کی وفات ہو گئی۔ اسی لیے بظاہر امام کے لیے علمی و عملی بلندیوں تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہا اس لیے اب امام جعفر صادقؓ کی علمی مسند شاید خالی نظر آتی مگر خلق خدا کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب اس کمسن بچے کو تھوڑے دن بعد مامون کے پہلو میں بیٹھ کر بڑے بڑے علما سے فقہ، حدیث، تفسیر اور کلام پر مناظرے کرتے اور سب کو قائل ہو جاتے دیکھا۔ حضرت امام محمد جوادؓ اپنے والد کی مثل مسجد نبوی میں بیٹھ کر طالبان علم و متلاشیان حق کی پیاس بجھاتے۔

اقوالِ حضرت امام محمد جواد رضی اللہ تعالی عنہ

۱۔ وہ کیسے برباد ہو سکتا ہے جس کا کفیل اور سرپرست خدا ہو اور وہ کیسے نجات پا سکتا ہے جسکا خدا سے مقابلہ ہو جو خدا کے علاوہ کسی غیر سے لو لگاتا ہے خدا اسے اسی غیر کے حوالے کر دیتا ہے۔

۲۔ اللہ تعالی کی طرف حضور قلب سے متوجہ ہونا جسم کو اعمال کے ساتھ تھکا کر (غفلت میں) رجوع کرنے سے زیادہ موزوں ہے۔ (التذکرہ الحمدونیہ)

۳۔ تمہیں کسی ظالم کی ناراضگی نقصان نہیں پہنچا سکتی (کیونکہ آخرت میں تمہیں یعنی مظلوم کو ہی سرخروئی ملے گی)۔ کسی چیز کے منع کر دئے جانے پر افسوس اس کے کچھ دیر کے لیے ملنے (اور پھر چھن جانے) سے بہتر ہے۔ (التذکرہ الحمدونیہ)

وصال

خالق حقیقی کی جانب سفر انسانی زندگی کا ناقابل فراموش عنصر ہے۔ لہذا کسی انسان کو اس امر سے اعراض ممکن نہیں۔ حضرت امام محمد جوادؓ بھی عنفوان جوانی میں راہی ملک بقا ہوئے اور یوں کمسنی میں اہل بیت کا یہ نیر تاباں ہمیشہ کے لیے آسودہ خاک ہو کر بغداد معلی میں جد بزرگوار سیدنا کاظمؓ کے پہلو میں آرام فرما ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے ۲۵ سال کی عمر میں ۲۲۰ ھجری میں وفات پائی۔

City of Knowledge
Islamic Research Institute
@cityofknowledgeiri cokiri.net +92-336-2342386

حضرت امام علی نقی رضی اللہ عنہ

پیدائش ،پرورش، لقب و کنیت

حضرت امام علی نقیؓ کی ولادت باسعادت ۱۳رجب المرجب شریف ۲۱۴ ہجری میں مدینۃ المنورہ میں ہوئی۔ آپ کا نام جد امجد امیر المومنین سیدنا علی المرتضیؓ کے اسم گرامی پر 'علی' منتخب کیا گیا۔ 'نقی' اور 'ہادی' آپکے القاب ہیں ۔آپکی کنیت ابوالحسن ہے۔ آپ کو ابوالحسن ثالث کہا جاتا ہے۔آپؓ حضرت جواد بن علی رضاؓ کے لخت جگر ہیں۔آپؓ کی والدہ محترمہ کا نام ام الفضل ہے۔(سیر اعلام النبلاء)

حلیہ مبارک

حضرت امام علی نقیؓ گندمی رنگت کے حامل تھے۔(اخبار الدول وآثار الاول فی التاریخ)

نسب مبارک

حضرت امام علی نقیؓ بن امام محمد جواد بن علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن علی المرتضی رضوان اللہ تعالی عنہم اجمعین۔آپؓ اہلسنت کے امام اور رسول اللہ ﷺ کی اولاد امجاد میں سے مرتبہ امامت پر فائض ہیں اور آپؓ معروف بارہ اماموں میں دسویں امام ہیں۔

چندمشہورتلامذہ و فیض یافتگان

۱۔ابراہیم بن محمد بن فارس ۲۔احمد بن ابراہیم بن اسماعیل ۳۔جعفر بن سلیمان ۴۔الحسین بن اسد

اولاد امجاد

۱۔ابوعبداللہ جعفر بن علی النقی ۲۔جعفر المبرقع بن علی النقی ۳۔ابوالشرف الحسن بن علی النقی ۴۔ابو محمد الحسن العسکری بن علی النقی

۵۔حسین بن علی النقی ۶۔زیادۃ بن علی النقی ۷۔علی الامام بن علی النقی ۸۔ابو جعفر محمد بن علی النقی ۹۔یحییٰ بن علی النقی

مثالی کردار

حضرت امام علی نقیؓ علوم واسرار خاندان اہل بیت کے عارف،اور رسول اللہ ﷺ کے علمی وخاندانی وارثِ کامل تھے۔آپؓ اعلیٰ وعمدہ اخلاق واوصاف کے مالک تھے۔مشہور عالم دین حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں آپ عابد اور زاہد انسان تھے۔آپ بہت زیادہ عبادت کرتے تھے آپ فقیہ، پیشواء اور رہنما تھے۔ آپؓ نے کئی علمی پیچیدگیوں کا حل بڑی آسانی سے پیش فرمایا۔آپؓ سے قضاوقدر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؓ نے ارشاد فرمایا: انسان قضاوقدر کے معاملے میں نہ بالکل مجبور ہے اور نہ ہی بااختیار ہے بلکہ جبر واختیار کی درمیانی حالت میں ہے(الصواعق المحرقہ)

صبر و استقامت

حضرت امام نقیؓ نے بھی سابقہ ائمہ اہل بیتؑ کی طرح ہجرت، شاہی جبر اور قیدوبند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ آپؓ مدینہ طیبہ میں اپنے فرائضِ منصبی احسن طریقے سے سرانجام دے رہے تھے کہ عباسی خلیفہ متوکل نے آپؓ کو مدینہ طیبہ سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔آپؓ آخر کار وہاں سے ہجرت فرما کر بغداد تشریف لے آئے۔عباسی بادشاہوں کی طرف سے دی گئیں تمام مصیبتوں پر صبر واستقامت کا مظاہرہ فرمایا یہاں تک کہ آپ کو فوجی چھاؤنی میں نظر بند کیا گیا تھا اور حکومت کی کوشش ہوتی تھی کہ زیادہ لوگ آپ سے میل جول نہ رکھیں اس کے باوجود آپ نے دین مبین کے لئے برجستہ شاگرد تیار کئے۔ شیخ طوسی نے آپؓ کے شاگردوں کی تعداد ۱۸۵ لکھی ہے۔

حضرت امام علی نقی کی سخاوت اور دیہاتی کا قرض

سیدنا امام علی نقیؓ سخاوت کا بحرِ بیکراں تھے۔آپؓ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ آپ سے مولائے کائنات جناب حیدر کرار حضرت علیؓ کے ایک عقیدت مند نے سوال کیا کہ جناب میں دس ہزار درہم کا مقروض ہوں، آپ میری مدد فرمائیں۔آپؓ نے اُس شخص کو ایک رُقعہ عنایت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کل جب میں لوگوں کی مجلس میں موجود ہوں تو تم مجھے یہ رُقعہ دیتے ہوئے قرض کی واپسی کا مطالبہ کرنا۔وہ عرض کرنے لگا: حضور! میں اپنے محسن سے ایسی جسارت کیسے کر سکتا ہوں؟آپؓ نے ارشاد فرمایا: تم ویسے کرو جیسے تم سے کہا گیا ہے۔اگلے دن لوگوں کی محفل میں اس شخص نے آپؓ کو وہ رُقعہ پیش کرتے ہوئے قرض کا مطالبہ کیا۔آپؓ نے رقم کی ادائیگی کے لیے اس شخص سے تین دن کی مہلت مانگی۔جب عباسی بادشاہ متوکل کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے اپنے خادم کو تیس ہزار درہم دے کر امام علی نقیؓ کی طرف روانہ کیا۔آپؓ نے وہ تیس ہزار درہم وصول فرما کر رقم مقروض کے حوالے کی اور ارشاد فرمایا: تم اس رقم سے اپنا قرضہ اتار و اور باقی جو بچے وہ اپنے اہل خانہ کی کفالت میں خرچ کردو۔

شہادت

آپ کی شہادت ۲۵ جمادی الآخر بمطابق ۳رجب ۲۵۴ھ، کو ہوئی اپ کا مزار سامرہ عراق میں مرجعِ خلائق ہے

حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ

پیدائش، پرورش، لقب و کنیت

حضرت امام حسن عسکری ؓ کی ولادت باسعادت ۸ ربیع الثانی ۲۳۲ھ، مطابق ۳ دسمبر ۸۴۶ء بروز پیر مدینۃ المنورہ میں ہوئی۔ آپ کا اسم مبارک حسن بن علی ہے۔ ذکی، سراج، خالص اور عسکری آپکے القاب ہیں لیکن آپ امام حسن عسکری سے ہی مشہور ہیں۔ آپکی کنیت ابو محمد ہے۔ آپ ؓ علی نقی بن محمد جواد ؓ کے لختِ جگر ہیں۔ آپ ؓ کی والدہ محترمہ ام ولد تھی جن کا نام سُوسن تھا۔ (سیر اعلام النبلاء)

حلیہ مبارک

حضرت امام حسن عسکری ؓ کی رنگت گندمی اور سفیدی مائل تھی۔ (سمط النجوم والعوالی)

نسب مبارک

حضرت امام حسن عسکری بن امام علی نقی بن امام محمد جواد بن امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن علی المرتضی رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ آپ ؓ اہلسنت کے امام اور رسول اللہ ﷺ کی اولاد امجاد میں سے مرتبہ امامت پر فائض ہیں اور آپ ؓ معروف بارہ اماموں میں گیارہویں امام ہیں۔

چندمشہورتلامذہ و فیض یافتگان

۱۔ محدث ابو محمد احمد بن محمد بن ابراہیم طوسی بلاذری
۲۔ شیخ احمد بن یحییٰ بلاذری

اولاد امجاد

۱۔ محمد حسن عسکری ؓ

مثالی کردار

جگر گوشۂ مولا علی ؓ، حضرت امام حسن عسکری ؓ علوم و اسرار خاندان اہل بیت کے عارف، اور رسول اللہ ﷺ کے علمی و خاندانی وارثِ کامل تھے۔ خاندانی نجابت کے ساتھ علمی وجاہت میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کے چہرے سے تقویٰ وعبادت کا نور عیاں تھا۔ دیکھنے والا دیکھتے ہی محسوس کر لیتا تھا کہ امام الانبیاء خاتم النبیین ﷺ کے عظیم خاندان کا عظیم فرد ہے اور بہت بڑے قرآن کے مفسر ہیں۔ آپ نے جو قرآن کی تفسیر لکھی ہے وہ تفسیر عسکری کے نام سے مشہور ہے۔ بچپن سے ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو کمالات و کرامات سے نواز دیا تھا۔ زمانے کے عام بچوں سے بالکل مختلف تھے۔ زمانہ لڑکپن میں حضرت بہلول دانا ؓ نے دیکھا کہ اور لڑکے کھیل رہے ہیں، اور یہ پاس کھڑے رو رہے ہیں، حضرت بہلول ؓ، نے کہا میاں صاحبزادے! میں تمہیں کھیلنے کی چیز لے کر دے دیتا ہوں تم بھی ان کے ساتھ کھیلو۔ (حضرت بہلول دانا یہ سمجھے کہ شاید ان کے پاس کھیلنے کی کوئی چیز نہیں ہے اس لئے یہ نہیں کھیل رہے)۔ حضرت امام حسن عسکری ؓ نے فرمایا اے دیوانے! ہم کھیلنے کے لیے نہیں بلکہ علم و عبادت کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔ بہلول ؓ، نے کہا یہ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا: اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ۔ کیا تم یہ گمان کئے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یونہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے۔ (المؤمنون)

بہلول ؓ، نے نصیحت چاہی، انہوں نے چند اشعار پڑھے، اور بیہوش ہو کر گر پڑے، جب افاقہ ہوا، بہلول ؓ نے کہا ابھی تو آپ بچے ہیں، کوئی خطا نہیں کی، اِس قدر غم کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا میں نے اپنی ماں کو آگ سُلگاتے دیکھا ہے، جب تک چھوٹی لکڑیاں نہیں جلاتیں بڑی لکڑیوں کو آگ نہیں لگتی، اِسی طرح مجھے بھی خوف ہے کہ کہیں جہنم میں چھوٹی لکڑی نہ بنوں۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ آئمہ اہل بیت اطہار کو علم وراثت میں ملتا ہے۔ (شریف التواریخ جلد اول: ۳۹۱)

حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ اور عیسائی راہب

آپ کے ایّامِ اسیری میں قحط پڑا خلیفہ نے حکم دیا کہ لوگ باہر جا کر نمازِ استسقاء ادا کریں اور کی گئی دُعا بھی مانگی مگر بارش نہ ہوئی دُوسرے دن اور پھر تیسرے دن بھی خلیفہ مُتعمد بن مُتوکل عبّاسی کے حکم پر نمازِ استسقا ادا کی گئی مگر بارش نہ ہوئی۔ چوتھے روز ایک عیسائی پادری اپنے ساتھیوں کے ہمراہ باہر نکلا اور اُس نے دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے فوراً بادل آ گئے اور موسلا دھار بارش ہوئی۔ دوسرے روز بھی وُہ باہر نکلے اور اُس پادری نے دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے پھر زوردار بارش ہونے لگی اِس پر لوگ شکوک و شبہات میں مبتلا ہونے لگے اور بعض کمزور ایمان لوگ عیسائیت کی طرف مائل ہونے لگے یہ صورتِ حال دیکھ کر خلیفہ گھبرا گیا اور جیل سپرنٹنڈنٹ کو حکم بھجوایا کہ حضرت امام حسن عسکری ؓ کو رہا کر کے عزت و احترام کے ساتھ میرے پاس لایا جائے جب آپ تشریف لائے تو اُس نے عرض کیا کہ نانا جان جنابِ رسولِ خدا ﷺ کی اُمت کو بچایئے یہ گمراہ ہو رہے ہیں، حضرت امام حسن عسکری ؓ نے فرمایا کہ اِن کو حکم دو پھر باہر نکلیں چنانچہ عیسائی راہب بھی اپنے پیروکاروں کے ساتھ نکلا اور مسلمان حضرت امام حسن عسکری ؓ کی قیادت میں کھلے میدان میں پہنچے۔ جیسے ہی راہب نے دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے آپ نے لوگوں سے فرمایا اس کے ہاتھ میں ایک چیز ہے وُہ پکڑ کر لاؤ چُنانچہ لوگ اُس کے ہاتھ سے ایک ہڈی کا ٹکڑا پکڑ کر لائے آپ نے اُسے کپڑے میں لپیٹ کر اُسے واپس لوٹاتے ہوئے فرمایا اب دُعا مانگو اُس نے دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے مگر نہ بادل آیا نہ ہی بارش لوگ اِس بات پر حیران ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا اِس راہب کے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ایک نبی ؑ کے جسمِ مبارک سے تبرک (یعنی ہڈی) تھی اور کسی نبی ؑ کے جسم کی ہڈی جب کھلے آسمان کے نیچے لائی جائے تو بادل چھا جاتے ہیں جب اُسے کپڑے میں احترام سے لپیٹ دیا گیا تو اب بادل نہیں آ رہے نہ ہی بارش ہو رہی ہے۔ اِس واقعہ سے نہ صرف انبیاء ؑ کے اجسامِ طاہرہ کی تعظیم کا درس ملتا ہے وہیں حضرت امام حسن عسکری ؓ کے اُس خداداد علم کا بھی پتہ چلتا ہے۔

وصال

حضرت امام حسن عسکری ؓ کا وصال بروز جمعۃ المبارک، ۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ مطابق ۲۹ دسمبر ۸۷۳ء کو ہوا۔

حضرت امام محمد مہدی رضی اللہ عنہ

پیدائش، پرورش، لقب و کنیت

حضرت سیدناامام مہدی ؓ کااسم مبارک محمد اور آپ کے والد کا نام عبدُاللہ ہوگا۔آپ ؓ والد کی طرف سے حَسَنی سیّد اور والدہ کی طرف سے حُسینی سیّد ہوں گے۔آپ ؓ حضرت عباس ؓ کی اولاد سے ہوں گے۔ (مراٰۃ المناجیح) قِیامت سے پہلے ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ دُنیا میں کُفر پھیل جائے گا، زمین ظُلم اور سَرکشی سے بھر جائے گی، اسلام حَرَمین شریفَین کی طرف سمٹ جائے گا، اولیاو اَبدال وہاں ہجرت کر جائیں گے۔ پھر سیّدَتُنافاطمۃالزَّہراء ؓ کی اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا جو زمین کو عَدل وانصاف سے بھر دے گا۔یہی تمام روئے زمین پر حکومت کرنے والے پانچویں بادشاہ ہوں گے جنہیں حضرت امام مہدی ؓ کہا جاتا ہے۔(التذکرۃ باحوال الموتی وامور الاخرۃ) رسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا ختم نہ ہوگی حتّٰی کہ عَرَب کا بادشاہ ایک شخص بنے گا۔ جو مجھ سے یا میرے گھر والوں سے ہے اس کا نام میرے نام کے موافق اور اس کے باپ کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہوگا وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم وزیادتیوں سے بھری تھی۔ (ابوداؤد)

حلیہ مبارک

حضرت امام مہدی ؓ اخلاق، آداب اور عادات میں ہمارے پیارے نبی ﷺ کی طرح ہوں گے مگر شکل وصورت میں پورے مشابہ نہ ہوں گے اگرچہ بعض باتوں میں نبی پاک ﷺ کے ہم شکل ہوں گے۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: رسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: مہدی مجھ سے ہیں، چوڑی پیشانی والے، اُونچی ناک والے، سات سال سلطنت فرمائیں گے۔(ابوداؤد)۔ حضرت عبدُاللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (امام) مہدی تشریف لائیں گے اور ان کے سر پر عمامہ ہوگا۔ایک مُنادی یہ آواز بلند کرتے ہوئے آئے گا کہ یہ مہدی ہیں جو اللہ کے خلیفہ ہیں، لہٰذا تم ان کی اِتّباع وپیروی کرو۔(الحاوی للفتاویٰ) حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مہدی میری اولاد میں سے ہوں گے۔ ان کا رنگ عربی اور ان کی جسمانی ساخت اسرائیلی ہوگی۔ انکے دائیں رخسار پر تل ہوگا گویا وہ نور افشاں ستارہ ہوں گے۔ وہ زمین کو عدل سے بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی ان کی خلافت پر اھلِ زمین اور اھلِ آسمان سب راضی ہوں گے اور فضا میں پرندے بھی راضی (خوش) ہوں گے۔'' اس حدیث کو امام دیلمی ؒ نے روایت کیا ہے۔(الديلمي في مسند الفردوس)

فضائل و مناقب

ام المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری نسل اور فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔۔(ابن ماجة في السنن)

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: مجھے میرے خلیل ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر نہ ہونگے جو لوگوں کا مقابلہ کریں گے حتی کہ وہ حق کی طرف رجوع کرلیں گے میں نے عرض کی۔ وہ کتنا عرصہ بادشاہ رہیں گے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ اور دو (یعنی سات سال) (أبو يعلي في المسند)

حضرت ثوبان ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خراسان کی طرف آتے ہوئے کالے جھنڈے جب دیکھو تو ان کے پاس آنا کیونکہ ان میں اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔(أحمد بن حنبل في المسند)

امام مہدی ؓ کا ظُہُور

اُمتِ مسلمہ کے اجماعی اور متفق علیہ عقائد میں سے ہے کہ امام مہدی کا ظہور اخیر زمانہ میں حق ہے اس لیے اس پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے۔ امام مہدی کا ظہور احادیثِ صحیحہ متواترہ اور اجماعِ اُمت سے ثابت ہے اور بڑے بڑے محدثین نے کتب حدیث میں اپنی سندوں کے ساتھ متعدد احادیث روایت کی ہیں۔ امام مہدی کے ظہور کی تصدیق واجب ہے۔ امام مہدی کا ظہور مکہ مکرمہ میں ہوگا۔ ماہِ رمضان میں اَبدال کعبہ شریف کے طواف میں مشغول ہوں گے وہاں اولیاء حضرت مہدی کو پہچان کر ان سے بیعت کی درخواست کریں گے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انکار فرمائیں گے۔ غیب سے نِدا (آواز) آئے گی هٰذَا خَلِيْفَةُ اللهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْهُ یہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مہدی ہیں ان کا حکم سنو اور اطاعت کرو۔ لوگ آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کریں گے وہاں سے مسلمانوں کو ساتھ لے کر شام تشریف لے جائیں گے۔ آپ کا زمانہ بڑی خیر وبرکت کا ہوگا۔ حضرت عیسی ؑ ان کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے۔ زمین عدل وانصاف سے بھر جائے گی۔(کتاب العقائد)۔ حضرت امام مہدی ؓ سات یا نو سال تک حکومت فرمائیں گے جیسا کہ حضرت سیّدُنا ابوسعید خُدری ؓ سے روایت کردہ حدیث میں ہے: يَمْلِكُ سَبْعًا اَوْ تِسْعًا یعنی وہ سات یا نو سال تک حکومت فرمائیں گے۔(مسند احمد)

بیت المقدس کی فتح

حضرت امام مہدی بیت المقدس کو فتح کریں گے۔ حدیث مبارکہ میں اس فتح کی پیشین گوئی کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "خراسان سے کالے جھنڈے نکلیں گے جنہیں کوئی بھی چیز نہ روک سکے گی یہاں تک کہ وہ بیت المقدس میں نصب کیے جائیں گے۔'' بیت المقدس کی فتح کے بعد چین بھی فتح ہوگا۔ امام ابن حجر مکی نے 'القول المختصر' میں بیان کیا ہے کہ چین بھی اُنہی غزوات کے دوران فتح ہوگا۔

City of Knowledge
Islamic Research Institute
@cityofknowledgeiri cokiri.net +92-336-2342386

مطبوعات

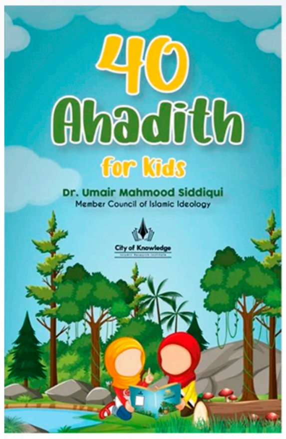
40
Ahadith
for Kids
Dr. Umair Mahmood Siddiqui
Member Council of Islamic Ideology
City of Knowledge

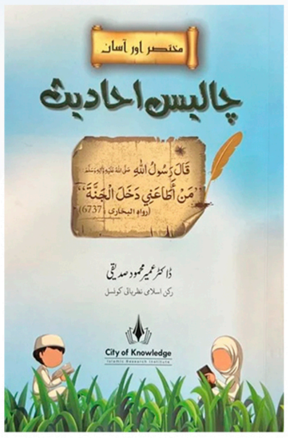
مختصر اور آسان
چالیس احادیث
ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی
City of Knowledge

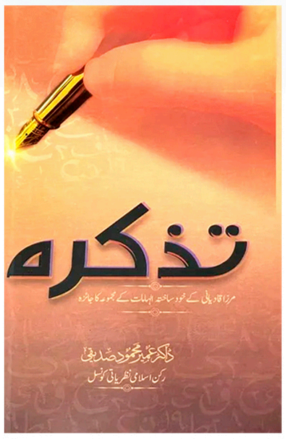
تذکرہ
ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی

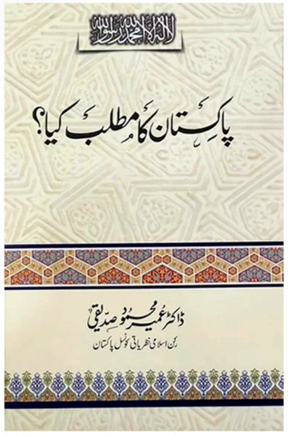
پاکستان کا مطلب کیا؟
ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی

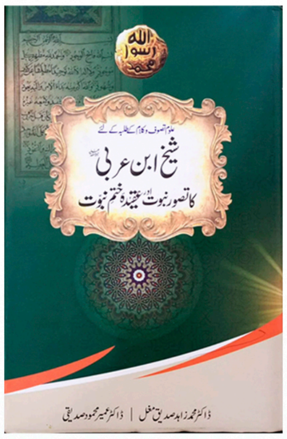
شیخ ابن عربی

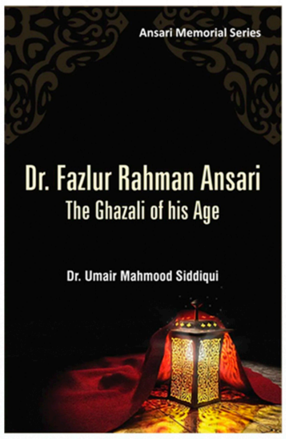
Ansari Memorial Series
Dr. Fazlur Rahman Ansari
The Ghazali of his Age
Dr. Umair Mahmood Siddiqui

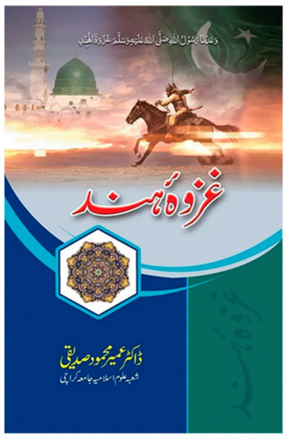
غزوۂ ہند
ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی

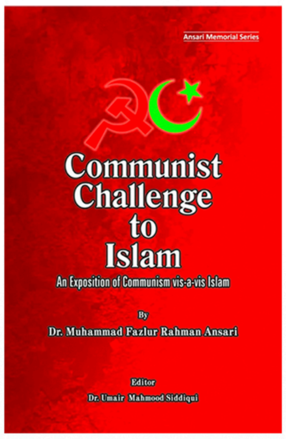
Ansari Memorial Series
Communist Challenge to Islam
An Exposition of Communism vis-a-vis Islam
By
Dr. Muhammad Fazlur Rahman Ansari
Editor
Dr. Umair Mahmood Siddiqui

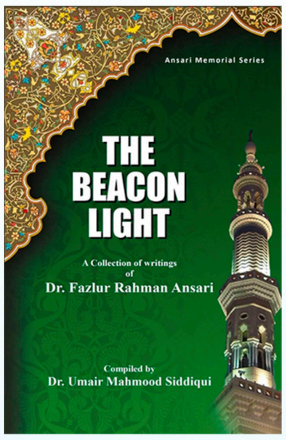
Ansari Memorial Series
THE BEACON LIGHT
A Collection of writings of
Dr. Fazlur Rahman Ansari
Compiled by
Dr. Umair Mahmood Siddiqui

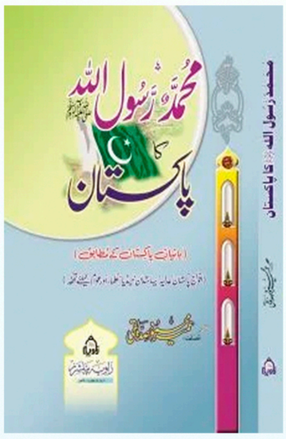
محمد رسول اللہ
پاکستان

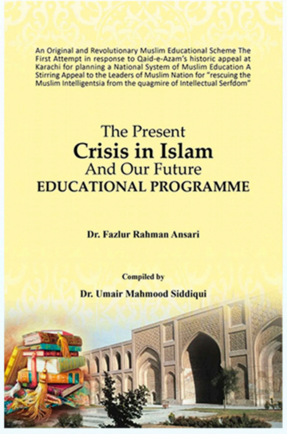
The Present
Crisis in Islam
And Our Future
EDUCATIONAL PROGRAMME
Dr. Fazlur Rahman Ansari
Compiled by
Dr. Umair Mahmood Siddiqui

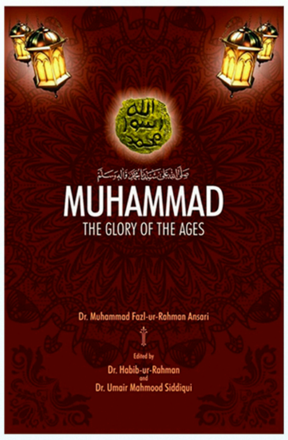
MUHAMMAD
THE GLORY OF THE AGES
Dr. Muhammad Fazl-ur-Rahman Ansari
Edited by
Dr. Habib-ur-Rahman
and
Dr. Umair Mahmood Siddiqui

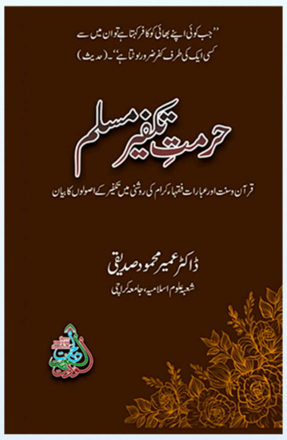
حرمت تکفیر مسلم
ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی

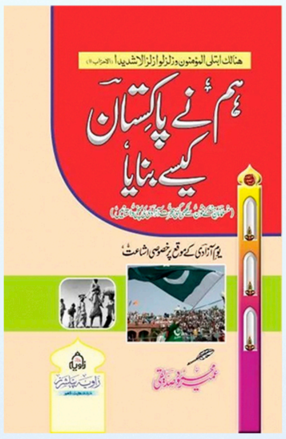
ہم نے پاکستان کیسے بنایا

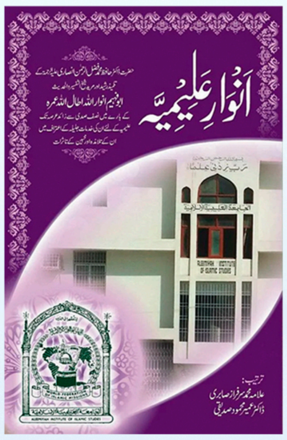
انوارِ علیمیہ

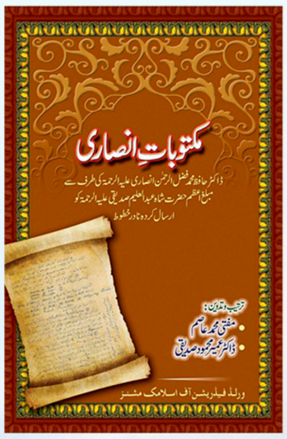
مکتوبات انصاری

City of Knowledge

Islamic Research Institute

0336-2342386

admin@cokiri.net

www.cokiri.net

www.drumairsiddiqui.com

City of Knowledge Islamic Research Institute